Pathway to Ilm

Islamic Lifestyle & Motivation
PATHWAY TO ILM

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 12 | ذو الحجة 1446 / جون 2025

ذوالحجہ کا مہینہ اور موسمِ حج

ذوالحجہ سال کا وہ آخری مہینہ ہے جس کی ہر ساعت اپنے دامن میں برکتیں، رحمتیں اور روحانی انوار سمیٹے ہوئے ہے۔ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے، یہ مہینہ حج جیسے عظیم فریضے سے جُڑا ہوا ہے—وہ عبادت جس کی گونج بیت اللہ کے گرد لبیک کی صورت میں سنائی دیتی ہے اور جو بندے کو رب کے سب سے قریب لے جاتی ہے۔ ہم اپنے گزشتہ ماہ (مئی) کے شماروں میں، حج کی تفصیلات (شمارہ 11) اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت و یومِ عرفہ کے روزے کی عظمت (شمارہ 12) پر سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں۔ اگر آپ اس مقدس مہینے کے حسن و حکمت کو گہرائی سے سمجھنا چاہیں، تو ان تحریروں کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔ ممکن ہے کہ ان سطور کے درمیان آپ کو وہ روحانی خوشبو ملے جس سے دل معطر ہو جائے اور دل قبلہ سے جا ملے۔

فرشتوں کی حاضری

رسولِ عربی ﷺ کے جلیل القدر انصاری صحابی حضرت اُسید بن حضیرؓ ایک شب تہجد کے سجدۂ شوق میں محو تھے۔ دل کی گہرائیوں سے تلاوتِ سورۂ بقرہ کی صدائیں لبوں پر تھیں، اور ہر آیت کی بازگشت میں روحانیت کا ساز بج رہا تھا۔ اُن کا گھوڑا قریب ہی بندھا ہوا تھا جو نہ جانے کیوں جیسے کسی نادیدہ تاثیر سے بے چین اور بے قرار ہو کر حرکت کرنے لگا۔ حضرت اُسیدؓ نے جب گھوڑے کی بے قراری دیکھی تو تلاوت روک دی، اور دیکھتے ہی دیکھتے گھوڑا بھی پر سکون ہو کر جیسے خاموشی کی چادر اوڑھ گیا۔ جب آپ نے دوبارہ کلامِ الٰہی کی تلاوت شروع کی تو گھوڑے کی بے چینی پھر لوٹ آئی۔ ایک بار پھر آپ خاموش ہوئے تو گھوڑے نے بھی سکون پالیا۔

یہ کیفیت جب تیسری مرتبہ پیش آئی، تو حضرت اُسیدؓ کے دل میں ایک دھڑکا سا لگا—قریب ہی اُن کا نورِ نظر، فرزندِ ارجمند حضرت یحییٰ سویا ہوا تھا، اور اندیشہ ہوا کہ مبادا گھوڑے کی بے چینی اُسے روند نہ ڈالے۔ چنانچہ آپ نے شفقت سے بچے کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ پھر ایک کیفیتِ حیرت میں، سر آسمان کی جانب اُٹھایا اور کیا دیکھتے ہیں—آسمان کی وسعت میں ایک بادل سا منظر، جس کے اندر جگنوؤں کی مانند روشنیاں ٹمٹما رہی تھیں، گویا آسمان پر چراغاں ہو رہا ہو۔ وہ نور کا ٹکڑا آہستہ آہستہ بلند ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ صبح جب آفتاب کی کرنوں نے مدینے کی گلیوں کو چمکایا، حضرت اُسیدؓ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور رات کے اس عجیب و روح پرور واقعے کی روداد بیان کی۔

سرورِ دوعالم ﷺ نے اُن کی بات سنی تو وجد میں آ کر فرمایا: "اے حضیرؓ کے بیٹے! کاش تم تلاوت جاری رکھتے! اے حضیرؓ کے بیٹے! کاش تم رکے نہ ہوتے!" حضرت اُسیدؓ نے عرض کیا: "یا رسولَ اللہ! مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ دے، جو قریب ہی لیٹا تھا۔ پھر جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا، تو ایک بادل سا نظر آیا جس میں چراغوں کی مانند روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ وہ منظر آسمان کی جانب بلند ہوتا رہا، یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔"

رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور پوچھا: "جانتے ہو وہ کیا تھا؟" حضرت اُسیدؓ نے عرض کیا: "اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ فرشتے تھے، جو تمہاری تلاوت سننے کے لیے اُتر آئے تھے۔ اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو لوگ صبح کے وقت اُنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔"

(صحیح البخاری: 5018؛ فتح الباری، جلد 9، صفحہ 77)

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

56
بہنوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا

57
تزکیہ نفس یعنی نفس کو پاک کرنا

58
مسجد کے ساتھ تعلق رکھنا

59
اللہ کے لئے ہجرت کرنا

60
اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا

حوالہ: جنت کے سو راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

سب سے پہلے چراغ

تاریخِ اسلام کا پہلا دور روشن ہوا، اور اس میں سب سے پہلا چراغ جو جلایا گیا، وہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا تھا۔ وہ نہ صرف خاتونِ اول تھیں، بلکہ سب سے پہلے ایمان کا اقرار کرنے والی بھی بنیں۔ وہی تھیں جنہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر نماز ادا کی — یہ ایک پیر کی شام تھی، جب دنیا نے پہلی بار جماعت کی صورت میں نور کی پرچھائیاں زمین پر جھکتی دیکھی تھیں۔

حضرت خدیجہؓ کے بعد، ایک چمکتا ہوا ستارہ، حضرت علیؓ، جو اُس وقت صرف دس برس کی عمر میں ایمان کے نور سے منور ہو گئے۔ یوں وہ اسلام قبول کرنے والے بچوں میں اولین شمار ہوئے۔ بعثت کے اگلے ہی روز منگل کو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔

اس سے ایک دن پہلے، جب حضرت علیؓ نے اپنے مربی و محسن نبیِ رحمت ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کو نماز میں مشغول دیکھا حیرت سے پوچھا: "یہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ ہر نبی جو اس دنیا میں آیا اسی دین کا پیغام لے کر آیا۔ میں بھی تمہیں اسی رب کی طرف بلاتا ہوں۔ بس اُسی کی عبادت کرو اور لات و عُزّیٰ جیسے باطل معبودوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔" حضرت علیؓ نے کہا: "میں نے اس سے پہلے ایسی بات کبھی نہ سنی۔ میں کچھ کہنے یا کرنے سے قبل اپنے والد ابو طالب سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ، اُس وقت دین کی دعوت کو پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے چنانچہ نرمی سے فرمایا: "علی، اگر تم ابھی اسلام قبول نہیں کرنا چاہتے تو براہ کرم اس بات کو کسی سے ذکر نہ کرنا۔"

حضرت علیؓ خاموش ہو گئے۔ لیکن دل پر پڑنے والی اُس پہلی روشنی نے طول نہ پکڑا — ابھی رات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایمان کا نور قلبِ علیؓ میں پوری آب و تاب سے چمک اٹھا۔ صبح ہوتے ہی بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ، آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس بات کی گواہی دو کہ اللہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ لات و عُزّیٰ سے براءت کرو اور بت پرستی سے نفرت اختیار کرو۔"

حضرت علیؓ نے بلا تردّد اسلام قبول کر لیا۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے قریب ایک سال تک اپنا ایمان اپنے والد ابو طالب سے مخفی رکھا۔ پھر ایک اور صبح ایک اور دل روشنی سے منور ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ ایمان کے حلقے میں داخل ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ یوں وہ اسلام قبول کرنے والے غلاموں میں سب سے پہلے قرار پائے۔

جب امامِ اعظم، حضرت ابو حنیفہؒ سے پوچھا گیا کہ اسلام کے ابتدائی قبول کنندگان کون تھے؟ تو فرمایا: "آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہؓ، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ، اور بچوں میں حضرت علیؓ اسلام کے دامن میں آئے۔"

کیا آپ جانتے ہیں؟

فرشتۂ وحی، حضرت جبریل علیہ السلام کا اسمِ گرامی عربی زبان میں مختلف انداز سے لکھا اور پڑھا گیا ہے۔ یہ اختلاف نہ صرف لسانی ذوق کی ترجمانی کرتا ہے بلکہ متونِ اسلامی میں اس نام کی وسعت اور تنوع کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ ذیل میں ان مختلف صورتوں کا تذکرہ ہے جو مختلف تفاسیر و روایات میں منقول ہیں:

جَبرِیل — (جیم پر زبر کے ساتھ) جِبرِیل — (جیم پر زیر کے ساتھ) جَبرَئِل — (راء کے بعد ہمزہ کے ساتھ) جَبرَئِیل — (ہمزہ کے بعد یاء کے ساتھ)
جِبرَائِیل — (راء کے بعد الف اور ہمزہ کے ساتھ)

ان تمام صورتوں میں ایک ہی مبارک نام کی جھلک ہے، فرق صرف تلفظ اور تحریری اسلوب میں ہے — مگر مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔

نام کا مفہوم: علمائے کرام کے نزدیک "جبریل" کا مطلب ہے: "اللہ کا بندہ"۔ یہ نام دو اجزاء پر مشتمل ہے: جِبر (بمعنی: بندہ یا طاقت)، ئیل (عبرانی زبان کا لفظ، بمعنی: اللہ)

گویا "جبریلؑ" وہ مقدس فرشتہ ہیں جو ربّ ذوالجلال کی اطاعت و بندگی میں سراپا فنا ہیں — ایک نورانی قاصد، جو وحی کا پیغام لیے آسمان سے زمین پر اترتا ہے۔

ماخذ: تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازیؒ، جلد ۳، صفحات 211–212

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:
www.pathwaytoilm.info